روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 11 مئی 2012ء 19 جمادی الثانی 1433 ہجری 11 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 109

سچے مومنوں کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (للہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔ (التوبہ:112)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کو شروع سے ہی نماز کے ساتھ گہرا تعلق اور ایک فطری لگاؤ تھا جو عمر کے آخر تک گویا ایک نشہ کی صورت میں آپ کے دل و دماغ پر طاری رہی۔ آپ کے ابتدائی سوانح میں یہ عجیب واقعہ ہے کہ جب آپ کی عمر نہایت چھوٹی تھی تو اس وقت آپ اپنی ہم سن لڑکی سے (جو بعد کو آپ سے بیاہی گئی) فرمایا کرتے تھے کہ دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے یہ فقرہ بظاہر نہایت مختصر ہے مگر اس سے عشق الٰہی کی ان لہروں کا پتہ چلتا ہے جو مافوق العادت رنگ میں شروع سے آپ کے وجود پر نازل ہو رہی تھیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے انہی فطری رجحانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مقام پر لکھا ہے کہ:

.... مَکَانِیُ وَالصَّالِحُوْنَ اِخْوَانِیُ وَ ذِکْرُاللّٰہِ مَالِیُ وَخَلْقُ اللّٰہِ عَیَالِیُ

فرماتے ہیں کہ اوائل ہی سے بیت الذکر میرا مکان، صالحین میرے بھائی، یاد الٰہی میری دولت ہے اور مخلوق خدا میرا عیال اور خاندان ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 53)

پنڈت دیوی رام جو 1875ء میں نائب مدرس ہو کر قادیان گیا بیان کرتا ہے۔

آپ کی عمر اس وقت 30,25 سال کے درمیان تھی۔ مرزا صاحب پانچ وقت نماز کے عادی تھے۔ روزہ رکھنے کے عادی تھے اور خوش اخلاق متقی اور پرہیزگار تھے۔ (سیرۃ المہدی جلد 3 ص 179)

اس دور میں آپ حافظ معین الدین کے خرچ کے اس لئے متکفل ہو گئے اور انہیں اپنے ساتھ رکھا کہ نماز باجماعت ادا کر لیا کریں گے۔

جب حضرت حافظ معین الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت ملی اس وقت ان کی عمر چودہ پندرہ برس کی تھی۔ حافظ صاحب نہایت سقیم حالت میں تھے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کو اس حالت میں دیکھا۔ اور اپنے ساتھ بلا کر لے گئے اور کھانا کھلایا اور پھر کہا کہ حافظ تو میرے پاس رہا کر۔ حافظ صاحب کے لئے یہ دعوت غیر متوقع تھی۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان چونکہ نہایت ممتاز اور پرشوکت خاندان تھا اور کسی کو ان کے سامنے کلام کرنے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی حافظ صاحب حضرت مسیح موعود کی اس مہربانی اور شفقت کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور بڑی شکرگزاری سے آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ حافظ صاحب نے سمجھا کہ شاید مجھے کوئی کام کرنا پڑے۔ اس نے کہا کہ مرزا جی! (اس وقت ایسا ہی طریق خطاب تھا) مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا۔ کیونکہ میں معذور ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حافظ! کام تم نے کیا کرنا ہے۔ اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں گے۔ اور تو قرآن شریف یاد کیا کر۔ دراصل حضرت مسیح موعود کی غرض یہ تھی کہ باجماعت نماز کے لئے ایک انتظام ہو جائے۔ اس سے حضرت مسیح موعود کے اس جوش عبادت کا بھی پتہ لگتا ہے جو باجماعت نماز کا آپ کے دل میں تھا کہ حضرت حافظ صاحب کو کھانے پینے اور پہننے کی ضرورت سے بےفکری ہوئی اور حضرت کی صحبت پاک میں رہنے کی عزت ملی۔

(رفقاء احمد جلد 13 ص 288,287)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ماسٹر عبدالقدوس شہید کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کا نام ایوان قدوس رکھ دیا گیا

یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی پُر وقار تقریب

جماعت احمدیہ کی تاریخ راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کے مقدس خون سے روشن تر ہوتی چلی جارہی ہے اور موجودہ زمانہ میں تو شہادت کا روشن باب رقم کرنے والے سپوتوں کی داستان عزم و ہمت بطور خاص قیامت تک کے احمدیوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی رہے گی۔ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کی اس فہرست میں ایک نام ربوہ کے بہادر، جری اور عزم و ہمت کے پیکر ماسٹر عبدالقدوس صاحب کا بھی ہے۔ جن کے صبر و استقامت، مضبوط ایمان، عہد بیعت نبھانے اور خوب نبھانے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

قدوس شہید سے ہمیں بھی یہ وعدہ کرنا چاہئے اور اہل ربوہ کو بھی کہ ہم احسان فراموش نہیں ہیں۔ یقیناً انہوں نے جماعت پر بہت زیادہ احسان کیا ہے اور محسنوں کو جماعت کبھی بھلایا نہیں کرتی ہمیں بھی وہ انشاءاللہ ہمیشہ یادرہیں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے حضور انور کے اس ارشاد کی روشنی میں بہت سے ایسے پروگرام تیار کئے ہیں جو اس یاد کو تازہ اور زندہ رکھنے والے ہوں گے۔ اس سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر حضور انور کی خدمت میں دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی عمارت کے لئے ''ایوان قدوس'' نام عطا فرمانے کی درخواست کی گئی تھی جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ اس سلسلے میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مورخہ 30 راپریل 2012ء کو تقریب نقاب کشائی منعقد کی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے۔

محترم مہمان خصوصی نے شام پونے 6 بجے دفتر ایوان قدوس میں تشریف لاکر یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں دفتر کا وزٹ کیا اور دفتر کے اندر آویزاں کی گئیں فلیکسز جن پر محترم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کا تعارف، جماعتی خدمات، خاندانی کوائف، واقعہ شہادت اور حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 راپریل 2012ء سے ماخوذ اقتباسات درج تھے، ملاحظہ فرمائیں اور پھر تقریب کے مقام پر تشریف لے گئے جو کہ دفتر جلسہ سالانہ کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ لان اس تقریب کے لئے مدعو کئے گئے مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس تقریب میں شہید مرحوم کے بیٹوں کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد نظم میں کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو
آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی

ترنم کے ساتھ پیش کیا گیا۔ نظم کے بعد محترم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے محترم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کے تعارف اور جماعتی خدمات پر مبنی تفصیلات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ماسٹر عبدالقدوس صاحب ابن مکرم میاں مبارک احمد صاحب کے خاندان کا تعلق ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ آپ کے پڑدادا حضرت میاں احمد یار صاحب آف فیروز والا ضلع گوجرانوالہ اور آپ کی پڑدادی حضرت مہتاب بی بی صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔ مرحوم بچپن سے ہی جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کو بطور منتظم اطفال، منتظم مال، منتظم وقار عمل، منتظم عمومی، زعیم حلقہ دارالرحمت شرقی بشیر، زعیم حلقہ نصرت آباد نیز ایک سال عاملہ خدام الاحمدیہ مقامی میں بلاک لیڈر کے طور پر خدمت کی بھی توفیق ملی۔ آپ 2002ء سے شہادت تک حفاظت مرکز کے تحت سیکٹر علوم ب کے انچارج کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ اس کے علاوہ گزشتہ اڑھائی سال سے بطور صدر جماعت محلّہ نصرت آباد خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ کشتی رانی کے ماہر تھے۔ آپ نائب صدر شعبہ کشتی رانی مجلس صحت پاکستان اور تین سال تک پنجاب روئینگ ایسوسی ایشن کے مینیجر بھی رہے۔ آپ نے عطیہ خون کے ذریعہ بھی انسانیت کی خدمت کی بارہا توفیق پائی۔ آپ ایک فرض شناس استاد تھے۔ ان کے ساتھ کام کرنے والے اساتذہ ان کی سادہ طبیعت اور نیک فطرت کے معترف تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 6 راپریل 2012ء میں مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی صبر و استقامت کے ساتھ راہ مولیٰ میں قربانی کی دلسوز داستان سنا کر فرمایا۔

پس یہ ہے ایمان کو سلامت رکھنے والے اور سچائی پر قائم رہنے والے کی کہانی۔ اس عزم اور ہمت کے پیکر نے جان دے دی مگر جھوٹی گواہی نہیں دی۔ شہید مرحوم نے اپنے عہد بیعت کو بھی نبھایا اور خوب نبھایا۔ وہ ان کے جھوٹوں اور مکروں کے سامنے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑا ہو گیا اور جماعت پر آنچ نہیں آنے دی۔ پس اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارہ کرلیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔ تو نے اپنی جان دے کر جماعت کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچالیا۔ نیز فرمایا کہ اس قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم سے ہماری اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کے لئے ایک اور چھلانگ لگوائی ہے اور قدوس جیسی قربانیاں تو سینکڑوں چھلانگیں لگوانے کا باعث بنتی ہیں اور خدا کے فضل سے بنیں گی۔ ہمارا ردعمل نہ مایوسی ہے اور نہ شدت پسندی۔

بعدۂ محترم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی عظیم قربانی پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی لکھی ہوئی نظم۔

زخموں سے چور چور تھا لب پہ گلہ نہ تھا
کیا حوصلہ تھا ماسٹر عبدالقدوس کا

ترنم کے ساتھ پیش کی گئی۔ نظم کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اپنے مختصر خطاب میں محترم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی عظیم الشان قربانی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور ہر احمدی کو آزمائش کی ایسی گھڑی میں بہادری و جرأت، عزم و ہمت، صبر و استقامت، مضبوطیٔ ایمان اور عہد بیعت کو نبھانے کی تلقین کی۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ پُر وقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ ایم۔اے رشید)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

پنجابی (Punjabi) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

پنجابی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ مکرم محمد یعقوب امجد صاحب مولوی فاضل، ایم اے اُردو، ایم اے فارسی، ایم او ایل نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر کیا۔ یہ ترجمہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے بامحاورہ اردو ترجمہ تفسیر صغیر کو سامنے رکھ کر کیا گیا۔ 862 صفحات پر مشتمل یہ پنجابی ترجمہ قرآن مجید مکرم ملک مبارک احمد صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں اور مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب (مربی سلسلہ) کی نظر ثانی کے ساتھ 1989ء میں شائع ہوا۔

مکرم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر لکھتے ہیں کہ:

''1989ء میں خاکسار کی ٹرانسفر میدان عمل سے نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ (ربوہ) میں ہوئی تو ناظر صاحب اشاعت محترم سید عبدالحی شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ایک اہم کام قرآن مجید کے پنجابی ترجمہ پر نظر ثانی کا ہے جو مکرم سید احمد علی شاہ صاحب کر رہے ہیں لیکن ان کے لئے خرابیٔ صحت کی بناء پر کام جاری رکھنا مشکل ہے۔ وہ صرف دو پاروں پر نظر ثانی کر سکے تھے جبکہ محترم محمد یعقوب امجد صاحب پورے قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کر چکے تھے۔ محترم ناظر صاحب اشاعت کی ہدایت پر خاکسار نے نظر ثانی کا کام شروع کر دیا۔ جتنے حصّہ کا کام ہو جاتا اس کا مسودہ لے کر خاکسار محترمی یعقوب امجد صاحب کے پاس کھاریاں لے جاتا اور انہیں دکھا لیتا۔ محترمی امجد صاحب کی اعلیٰ ظرفی تھی کہ انہوں نے نظر ثانی کے نتائج یا عاجز کی آراء سے مکمل اتفاق فرمایا۔ اللہ جزا دے وہ ایک اہم تاریخی کام کر گئے ہیں۔ مجھے انہوں نے کئی دیگر حضرات کے پنجابی تراجم بھی دکھائے جن سے علم ہوا کہ انہوں نے تمام تراجم اور لغت کی مختلف کتب کے کھنگالنے میں کس قدر محنت سے کام کیا۔ پنجابی زبان کے متعلق پورے پنجاب کا مکمل علم نہیں تاہم علاقہ پوٹھوہار سے پاکستان کے دور دراز کونوں تک یہ اس قدر متنوع ہے کہ کسی ایک اسلوب کو اختیار کرنا پنجابی بولنے والوں کی بھاری اکثریت کو بیگانہ کر دینے کے مترادف ہے۔ محترمی یعقوب امجد صاحب کا بنیادی تعلق نارووال سیالکوٹ سے ہے۔ پھر گجرات ان کا مستقر ٹھہرا۔ جبکہ عاجز کا تعلق زبان بولنے کے حوالے سے میاں رانجھا سے حضرت سلطان باہوؒ تک محیط دریائے چناب کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے وسیع علاقہ سے ہے۔ خصوصاً حضرت مولوی دلپذیر صاحب جو بھیرہ ضلع سرگودھا کے باسی تھے مجھے بھی انہی کی پنجابی سے لگاؤ ہے کیونکہ تقسیم ہند کے بعد عاجز قادیان سے ہجرت کر کے بھیرہ میں ہی پناہ گزین ہوا۔ چنانچہ اسی علاقہ کی پنجابی رگ و ریشہ میں سما گئی۔ محترمی محمد یعقوب امجد صاحب کا تعلق اس علاقہ سے نہیں تھا البتہ خاکسار بطور مربی سلسلہ ان کے وطن نارووال سیالکوٹ میں تعینات رہنے کے باعث سیالکوٹی لہجہ و زبان سے آگاہ تھا اس لئے نظر ثانی کے کٹھن اور دشوار مرحلہ سے ہم بآسانی گزرتے گئے اور ایک دن اسے خوبصورت مطبوعہ مجلد شکل میں دیکھ کر دلی مسرت ہوئی''۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ارشادات نبوی ﷺ اور ان کی حکمتیں

کھانے پینے کے آداب کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بے مثال راہنمائی

نوٹ: 1910ء میں قادیان کے ایک بزرگ جنہوں نے اپنا پورا نام ظاہر نہیں کیا بلکہ مختصر نام سید لکھا ہے۔ اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر کے نام ارشادات نبوی کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین شروع کرنے کے بارہ میں خط لکھا اور پھر ان کی طرف سے مثبت جواب کے بعد کئی مضامین لکھے جو قند مکرر کے طور پر احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔

﴿قسط اول﴾

دنیا میں جتنی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ وہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو بدیہی ہوں گی یا نظری۔ بدیہی وہ اشیاء ہیں جن میں بہت غور وفکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور ان کے ثبوت میں دلائل دینے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔ مثلاً سورج کا وجود کسی دلیل کا محتاج نہیں جو شخص آنکھیں رکھتا ہے۔ وہ تو صاف دیکھ سکتا ہے اور جو اندھا ہے وہ اس کی تمازت کو محسوس کر کے معلوم کرسکتا ہے مگر جو شخص اندھا ہو اور اس کی قوت لامسہ یا نامہ ماری ہوئی اور مفقود ہو تو اس کو دلائل سے بھی نہیں سمجھا سکتے کہ سورج ہے اس طرح اور ہزاروں اشیاء ہیں جن کو ہم بدیہات کی ذیل میں پاتے ہیں اور ان پر بہت غور وفکر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ساتھ ہی اس کے بہت سی اشیاء ایسی ہیں جو بغیر کچھ نہ کچھ غور وفکر کرنے اور ان کے دلائل مہیا کرنے کے ثابت نہیں ہوسکتیں۔ مثلاً زمین کا گول ہونا۔ اگرچہ ایک عقلمند شخص جلدی ہی محسوس کرسکتا ہے لیکن چونکہ ہر کس وناکس بغیر دلائل اور سمجھانے کے معلوم نہیں کرسکتا۔ اس لئے عام لوگوں کو ثبوت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح اور ہزاروں اشیاء پائی جاتی ہیں۔ جو نظری کہلانے کی مستحق ہیں اور جن میں غور وفکر اور تدبر کی ضرورت واقع ہوتی ہے۔ اب میں قطع نظر اور اشیاء پر بحث کرنے کے صرف افعال انسانی کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہت سے افعال ایسے ہیں جن کو تمام مذاہب والے اور ان کی مذہبی کتابیں حرام اور قبیح سمجھتی ہیں اور مشترکہ طور پر ان کو جڑ و بنیاد سے اکھیڑنے میں کوشاں ہیں بلکہ تمام انسان جو کہ عقل کے زیور سے آراستہ اور صحیح الفطرتی سے پیراستہ ہیں ان کاموں کو برا جانتے اور قابل استیصال سمجھتے ہیں اور ایک خدا کا منکر بھی ایسے کاموں کو نفرت سے دیکھتا ہے۔ مثلاً چوری اور جھوٹ اور دغابازی وغیرہ وغیرہ ایسے بہت سے اعمال ہیں جو قطع نظر اس بات کے کہ ان کو ژند نے لغو قرار دیا ہے یا کہ وید نے منع کیا یا توریت وانجیل نے یا قرآن شریف نے ان سے نفرت دلائی ہے۔ خود بخود فطرتاً اجماعی طور پر قابل نفرت تسلیم کئے گئے ہیں اور ان میں کسی مذہب کی خصوصیت نہیں۔ کیا جو لوگ خدا کے منکر ہیں اور کسی مذہب کو تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ مذہب اور مذہبی لوگوں کا تمسخر اڑاتے ہیں وہ ان افعال کو اچھا خیال کرتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے؟

سمجھتے ہیں اور برا سمجھتے ہیں اور اس بات کا ہمیں دنیا کی ناستک یعنی لامذہب اور دہریہ اقوام کے عادات وافعال سے پتہ لگتا ہے۔ ہزاروں چینی اور یورپ کے لاکھوں مہذب دہریہ چوری اور دغابازی سے ایسے ہی پاک ہیں جیسے کہ ایک مذہبی اور خدا کو ماننے والا انسان غرض یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ کچھ ایسے افعال ہیں جو مشترکہ طور پر برے خیال کئے جاتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اجماعی طور پر قابل عملدرآمد مانے جاتے ہیں اور ان پر عمل کرنا فطرت انسانی میں ابتداء خلق انسان سے ودیعت کیا گیا ہے جیسے ماں باپ کی عزت کرنا یا غریب الحال آدمی پر رحم کرنا اور اس کی مدد کرنا وغیرہ وغیرہ جس کے اچھا جاننے میں مذہبی اور غیر مذہبی کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ فطرتاً یہ بات تسلیم کی گئی ہے ہم ہزاروں لامذہبوں کو دیکھتے ہیں کہ آئے دن لاکھوں روپیہ قومی خدمت اور غرباء کی دستگیری کے لئے صرف کرتے ہیں اور بے زبان جانوروں اور محتاج انسانوں سے سلوک کرنے میں بعض تو اس قدر ہمت دکھاتے ہیں کہ مذہبی آدمی باید وشاید ہی ایسا نمونہ دکھاتے ہیں۔ غرض خداوند تعالیٰ نے ان تمام افعال کو جو امن عامہ اور تمدنی حیثیت کے مفید اور اخلاق حسنہ کے موجب ہوں۔ فطرت میں داخل کیا ہے اور ایسے تمام کاموں کو جو امن عامہ میں خلل انداز اور حارج ہو سکتے ہوں فطرتاً قابل نفرت بنایا اور ان کی برائی صرف مذہبی کتابوں میں محدود نہیں رکھی چونکہ برے افعال تمام بنی نوع انسان کی فطرتوں میں متنفر اور اچھے کام محبوب پیدا کئے گئے ہیں اس لئے ایسے افعال کی برائی اور خوبی کے متعلق دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ ظاہر وباہر طور پر عام لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں اور چونکہ میں نے اپنے مضمون کی ابتداء بدیہات اور نظریات سے کی تھی۔ اس لئے میں ایسے افعال اور ایسے کاموں کو بدیہات سے موسوم کروں گا کیونکہ وہ بدیہی ہوتے ہیں لیکن کچھ کام انسان سے ایسے صادر ہوتے ہیں۔ جن کے اصل کو فطرت برا سمجھتی ہے یا فطرت میں ان کے اصل کی خوبی نقش ہوتی ہے۔ مگر فرداً فرداً اور فروع کی حیثیت میں آکر وہ بلاواسطہ فطرت میں موجود نہیں ہوتی۔ بدی سے بچنا فطرت کا ایک اصل ہے۔ لیکن اس کی فروعات یعنی تمام قسم کی برائیاں اور بدیاں فرداً فرداً فطرت میں موجود نہیں اور اکثر انسان ناواقف ہوتا ہے۔ گو کہ اس کی اصل یعنی بدی سے بچنا فطرت انسانی میں داخل ہے ایسا ہی رحم کرنا فطرت انسانی میں ودیعت ہے۔ لیکن سینکڑوں فروعات اور رحم کی تدابیر ایسی ہیں جن سے انسان جاہل مطلق اور ناواقف ہے۔ ایسے افعال جو بلاواسطہ فطرت میں موجود نہیں وہ نظریات کہلانے کے لائق ہیں اور ایسے افعال سے آگاہی صرف شریعت اور مذہبی کتابیں یعنی خداتعالیٰ کے الہامات اور وحی جو ہمارے پاس کتابوں کا جامہ پہنے ہوئے ہیں دے سکتی ہیں اور ہر مذہب میں سینکڑوں ایسی باتیں ہیں کہ شریعت کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے ورنہ واقفیت عامہ ان سے آگاہی حاصل نہیں کرسکتی۔ چنانچہ دین میں ہزاروں حکم ایسے ہیں جن سے عام لوگ واقفیت نہیں رکھتے۔

اور سینکڑوں ایسی مناہی ہیں جن کو لوگ منع نہیں سمجھتے اور یہ صرف مذہبی کتابوں کے نہ پڑھنے کی وجہ سے نقصان ہے۔ ہزاروں احکام احادیث صحیحہ میں موجود ہیں مگر...... جانتے ہی نہیں تو عمل ان پر خاک کریں گے۔

اس لئے میرے دل میں خیال آیا ہے کہ اگر بدر کے کارپردازان منظور فرماویں تو میں اپنی توفیق کے موافق بخاری شریف سے اولاً اور مسلم وابوداؤد سے ثانیاً مختصر طور پر وہ احکامات جو روزمرہ کے کاموں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمائے ہیں لکھ کر وقتاً فوقتاً دو تین کالم میں ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیا کروں اور ساتھ ہی اس ارشاد کی حکمت بھی موجب اپنے فہم کے لکھا کروں تاکہ آجکل کے پڑھے لکھے نوجوانوں کے مرغوب طبع ہوں آنحضرت ﷺ نے نہایت تاکید فرمائی ہے کہ میرے اقوال لوگوں تک پہنچاؤ۔ اگرچہ ایک آیت کے برابر ہی ہوں۔ سو میں امید کرتا ہوں بدر والے منظور فرماویں گے اور اگر ایسا میسر آیا تو میں انشاء اللہ اگلے پرچہ میں پہلا نمبر ہدیہ ناظرین کروں گا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(راقم از قلم سید از قادیان)

بدر:
حضرت! بڑی خوشی سے آپ اس نیک ومفید ارادے کو پورا کریں۔ بدر کے کالم ایسی باتوں کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔

(بدر 20 جنوری 1910ء ص6)

انسان کو دنیا میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کھانے پینے سے واسطہ پڑتا ہے اور مرتے دم تک اس کے ساتھ شغل رہتا ہے۔ بلکہ مابعد الموت اور جنت میں بھی ابدالآباد تک اس سے کام پڑتا رہے گا۔ اس لئے میں ارشادات نبوی کے سلسلہ کو ان اقوال طیبہ سے شروع کرتا ہوں جو اکل وشرب کے متعلق آنحضرت ﷺ وقتاً فوقتاً فرماتے اور حتی الوسع ان اقوال کی فلاسفی امت کے اولوالعزم ممبروں کے اقوال سے اخذ کر کے درج کرنے کی کوشش کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

باب اول۔ اکل وشرب یعنی کھانے پینے کے بیان میں

قولہٗ عز وجل۔ کلوا من طیبات مارزقنکم۔ (الاعراف:161)

وقولہٗ عزوجل کلوا واشربوا ولاتسرفوا۔ (الاعراف:32)

اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرنا اور اپنے آگے سے کھانا

حدیث: ......ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لو نام اللہ کا چاہئے کہ ہر ایک شخص کھاوے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے۔

حکمت: کھانے سے اول خدا کا نام لینے سے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص روٹی یا کوئی اور چیز کھاوے تو کسی نفسانی لذت کے لئے نہ کھاوے بلکہ اللہ کے نام سے یعنی خدا کے ارشاد کلوا واشربوا پر عمل کرتا ہوا کھاوے اور درمیان میں نفسانی تلذذ نہ ہو اور کل مما یلیک سے یہ مطلب ہے کہ تمام برتن میں ہاتھ نہ پھیرے بلکہ کنارہ سے شروع کرے ورنہ باقی بچا ہوا کسی اور شخص کے کھانے کے قابل نہیں رہے گا اور یوں بھی بدتہذیبی ہوتی ہے اور پاس والوں کو کراہت آیا کرتی ہے۔

دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا

حدیث: عمرو بن ابی سلمہ نے کہا ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کھا اپنے دائیں ہاتھ سے۔

حکمت: دنیا کے تمام لوگ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں اور فطرت میں یہ بات ودیعت ہے اور کسی مذہب سے خاص خصوصیت نہیں ورنہ

پھر دہریہ شاید بائیں سے بھی کھاتے۔لیکن مشاہدہ سے یہ بات صاف ثابت ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا خلقتاً وفطرتاً ہے اور سچے مذہب کی یہی علامت ہے کہ فطرت کے مطابق ہوتا ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ فطرت اس کے مطابق ہوتی ہے اور چونکہ اسلام سچا مذہب ہے اس لئے اس میں فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔(2) دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک عضو کے لئے کچھ کام مقرر ہیں ہاتھ بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں جب بائیں ہاتھ کے لئے استنجا اور طہارت مقرر کی گئی تو لازمی طور پر یہ بات ہونی چاہئے تھی کہ کھانے کے لئے اس کو استعمال نہ کیا جاوے اس لئے دایاں ہاتھ کھانے پینے کے لئے مقرر کیا گیا۔اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ کیوں نہیں بایاں ہاتھ کھانے کے لئے اور دایاں ہاتھ استنجا کے لئے مقرر کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام فطرت کے مطابق ہے اور فطرت نے دائیں ہاتھ کو اس ممتاز کام کے لئے چن لیا۔

تکیہ لگا کر کھانا نوش کرنا اور اس کی ممانعت

حدیث: ابی جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے پاس تھا تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر کوئی چیز نہیں کھاتا یعنی کھانا کھانے کے وقت تکیہ یا سہارا نہیں لگاتا۔

حکمت: تکیہ لگا کر کھانا کھانے میں روحانی رنگ میں تو یہ نقصان ہے کہ اس فعل سے تکبر پایا جاتا ہے اور انبیاء تکبر کے اول الاعداء ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ بات ہے کہ تکیہ لگا کر کھانے میں آدمی بے تکلف بیٹھ کر نہیں کھا سکتا اور کھلے طور پر بے تکلفی سے ہاتھ وغیرہ دسترخوان پر نہیں پھیلا سکتا۔مگر نبی کا مذہب ما انا من المتکلفین ہوتا ہے اور تکیہ لگا کر کھانا اس کے برخلاف ہے اور جسمانی طور پر یہ نقصان ہے کہ چونکہ کھانا کھانے والے کا منہ دسترخوان سے اس کی ٹانگوں اور پیٹ اور سینہ سے زیادہ دور ہوگا اور کھانا دسترخوان پر سے لینا ہوگا اور لقمہ والا ہاتھ لقمہ کو منہ تک لے جانے کے لئے ٹانگوں اور پیٹ اور سینہ کے اوپر سے گزرے گا تو اکثر اوقات لقمہ گر کے کپڑے وغیرہ خراب ہوں گے۔

کھانے پر عیب دھرنے کی ممانعت

حدیث: ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہیں دھرا اگر وہ پسند خاطر ہوتا تو نوش فرمالیتے اور اگر طبیعت نہ چاہتی تو چھوڑ دیتے۔

حکمت: اس بات سے عفو پایا جاتا ہے اور عفو بھی اعلیٰ درجہ کا اور یہ عفو صرف انبیاء ہی کر سکتے ہیں۔ہم بڑے بڑے مہذب لوگوں اور بادشاہوں کا ذکر سنتے ہیں کہ انہوں نے بعض دفعہ باورچیوں کو صرف اس قصور پر کہ نمک زیادہ ہو گیا ہے مروا ڈالا ہے اور کوئی آدمی ایسا ہمیں نظر نہیں آتا۔ جو کھانا خراب ہونے پر باورچی کو بالکل کچھ نہ کہے ایک دفعہ نہیں بلکہ ہر دفعہ قصور پر چپ رہے اور یہ حدیث آنحضرتؐ کے سچا رسول ہونے پر شاہد ہے۔

(2) اگر نوکر کو سخت سست کہا جاوے تو اکثر تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ چونکہ باورچی وغیرہ اکثر ایسے نوکر کمینہ لوگوں میں سے ہوتے ہیں اس لئے بجائے احتیاط کے مالک کا دل جلانے کے لئے کھانا اور زیادہ خراب کرتے ہیں لیکن اگر مالک چپ کر جاوے اور کھانا نہ کھاوے تو بجائے شوخی کے دل میں خائف اور شرمندہ ہو کر احتیاط کرنے لگتے ہیں۔ (3) اگر کھانا خراب پکا ہو اور مالک باورچی پر ناراض ہو اور اسے کہہ دے کہ اس میں فلاں خرابی ہے تو اول تو وہ احتیاط نہ کرے گا اور اگر کوئی شریف باورچی بھی ہوگا تو اس بات میں احتیاط کرے گا جس کا نقص مالک نے نکالا ہے۔ مثلاً مالک کہے کہ آج نمک زیادہ ہے تو نوکر دوسرے وقت نمک کم ڈالے گا لیکن اگر خراب کھانا چھوڑ کر چپ ہو رہے گا تو جتنی غلطیاں ہو سکتی ہیں سب کی اصلاح کا خیال رکھے گا کہ شاید فلاں غلطی ہو گئی تھی اس لئے مالک نے کھانا نہیں کھایا اور اس تدبیر سے مالک کا کھانا پھر کم ہی خراب پکے گا۔

کھانے میں روح کی نزاکت کا خیال رکھنا

حدیث: عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں آنحضرتؐ سے کیا سنا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے لہسن کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے۔

حکمت: مندرجہ بالا باتوں میں بہت سی حکمتیں ہیں۔کچھ ان میں سے بیان کی جاتی ہیں۔

(1) لہسن بدبودار چیز ہے اور ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ ملائکہ بدبودار چیزوں کے پاس نہیں آتے اور جہاں ایسی چیزیں ہوں وہاں فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا اور مسجد ایسی جگہ ہے کہ حدیثوں کی رو سے وہاں فرشتوں کا باقاعدہ طور پر نازل ہونا پایہ ثبوت تک پہنچ گیا ہے۔تو صاف نتیجہ نکل آیا کہ لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت اس لئے فرمائی کہ مسجد میں فرشتوں کا نزول بسبب لہسن کی بدبو کے رک نہ جائے۔

(دوم) سوسائٹی کے ممبر یعنی ...... کے لئے ایک مسجد ہی ایسی جگہ ہے جہاں ہر مزاج کے لوگوں کو بلاناغہ جمع ہونے کا حکم ہے اور خواہ کتنا ہی امیر کبیر...... ہو اور کیسا ہی نازک ہو ضروری ہے کہ وہ نمازوں کے وقت مسجد میں حاضر ہو۔لیکن دنیا میں بعض طبائع ایسی نازک ہوتی ہیں کہ ذرا سی بدبو کو بھی برداشت نہیں کر سکتیں اور اگر بدبودار اشیاء کا انسداد نہ کیا جاوے تو ان کے لئے مسجد میں آنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے منع فرمایا تا کسی شخص کو بھی مسجد میں آنا ناگوار نہ گزرے۔

(3) تیسرے حکمت یہ ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔جیسا کہ آدمی بیمار ہو تو عام طور پر اس کا باطن بھی یعنی دل بھی سستی اور کاہلی کی طرف جھک جاتا ہے۔ اسی واسطے راے العلیل علیل کہا کرتے ہیں پس جب واقعی ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے......تو مسجد میں جہاں باطن کے گھوڑوں کی گھڑ دوڑ ہوتی ہے۔ وہاں ظاہر میں لہسن جیسی بدبودار چیز سے اندیشہ ہے کہ اس کی بدبو کا اثر باطن پر نہ پڑے اور اس طرح پر باطن کے گھوڑے کو ظاہری بدبو سے ٹھوکر نہ لگے۔

(چہارم) بدبو سے دماغ میں اور دل کے خیالوں میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے چوہڑے حلال خور اور گندگی اٹھانے والی قومیں عالی خیال اور دقت نظر والی نہیں ہوتیں۔لیکن برعکس اس کے اشراف قومیں اور صفائی کا اہتمام رکھنے والے مہذب یورپین ہزار ہا اعلیٰ سے اعلیٰ لطیف باتیں روزمرہ دریافت کرتے رہتے ہیں۔ مگر حلال خوروں کا دماغ منجمد رہتا ہے۔غرض لہسن بدبودار اشیاء میں سے ہے۔ اس سے لطافت دلی اور دماغی کے منقبض ہونے کا اندیشہ ہے اور چونکہ مسجد میں دعائیں مانگنے ہی کا فعل اور قلب کے حضور ہی کے طرائق استعمال کئے جاتے ہیں اور دعاؤں کا دل سے نکلنا اور قلب کا حضور انقباض کے وقت ہو نہیں سکتا اور بدبو سے انقباض ضرور پیدا ہوتا ہے تو ضروری ہوا کہ لہسن یا ایسا ہی اور بدبودار اشیاء کا مسجد سے انسداد کیا جاوے۔ چنانچہ اسی خیال سے آنحضرت ﷺ مسجد میں عود اگر لوبان وغیرہ خوشبودار اشیاء کی دھونی دلوایا کرتے تھے۔تا کہ کثافت دور ہو جاوے۔

(پنجم) اس میں ایک پیشگوئی ہے وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ میری اتباع میں تم قیصر و کسریٰ کے مالک ہو جاویں گے اور عنقریب تم تمام دنیا کے بادشاہ ہو جاؤ گے اس لئے ایسی بدبودار اشیاء کا استعمال اپنے روحانی کالج میں حاضر ہونے کے وقت نہ کیا کرو کہیں وہ اشیاء تمہاری روحانی تعلیم میں حارج نہ ہوں اور تم ترقی نہ کر سکو اور ایک حدیث میں پیاز کے متعلق بھی ایسا ہی ارشاد ہے۔ سو اس کو بھی لہسن پر قیاس کرنا چاہئے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب مونہہ سے بدبو دور ہو جاوے تب مسجد میں آنے کی اجازت ہے اور ایک جگہ آیا ہے اگر کھانا ہی ہو تو پکا کر کھاؤ کیونکہ پکانے سے بدبو دور ہو جاتی ہے۔ سو معلوم ہوا کہ اصل مقصود بدبو سے بچنا ہے جو کہ دل اور دماغ کی لطافت کو روکتی ہے اور ان پر برا اثر ڈالتی ہے۔

اپنی سالن آلود انگلیاں چاٹنے کے بیان میں

حدیث: ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے (کپڑے وغیرہ سے) یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے۔

حکمت: یہ بات تمام حکماء کے تجربہ میں آئی ہوئی ہے اور تمام طبیبوں کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک خاص لمس کی طاقت ہے۔ مثلاً ہم اگر کسی کپڑے کی ملائمت کو دیکھنا چاہیں تو سوائے ہاتھ کی انگلیوں کے اس کی ملائمت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ تمام جسم میں مس یا لمس کی طاقت پائی جاتی ہے لیکن ہاتھ کے سوا مثلاً پیر سے اگر ملائمت کا اندازہ لگانا ہو تو ہم پورے کامیاب نہ ہو سکیں گے ہاں ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ بلکہ انگلیوں تک ہی محدود ہے اور ہاتھ کی انگلیوں سے آنکھ کا جو ایک توجہ کا آلہ ہے خاص تعلق ہے اسی لئے توجہ کرنے والے عامل بھی معمول کی انگلیوں کی طرف آنکھ زیادہ لڑاتے ہیں اور اس طرح سے معمول کے اوپر انگلیوں کے ذریعہ اپنی آنکھ کی تاثیرات خاطر خواہ طور پر ڈال سکتے ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو دوا یہ ہاتھ سے بنائی جاویں وہ زیادہ فائدہ دیتی ہیں۔ بہ نسبت ان دوائیوں کے جو مشین کے ذریعہ سے تیار کی جاویں اس لئے کہ انگلیوں سے بناتے وقت آنکھ کی توجہ ہاتھوں پر پڑتی ہے اور ہاتھوں کی خاص برق بھی آنکھ کی توجہ کے وقت اس کے ساتھ مل کر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے اس لئے وہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے اس بات کو یورپ والے بھی مانتے ہیں لیکن چونکہ وہاں لاکھوں من دوائیں اکٹھی تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہاتھ سے تیار کرنے میں سالہا سال کی مدت درکار ہوتی ہے اس لئے وہ باوجود اس فرق کے جاننے کے بوجہ مجبوری مشینوں سے دوائیں بنانے کا کام لیتے ہیں۔ پس اسی اصول کے ماتحت کھانا کھانے کے وقت جب انسان

باقی صفحہ 6 پر

شاخ ثمردار دُعا ہے

اللہ کے بندوں کا تو ہتھیار دعا ہے
تیرِ شبِ پُر درد ہے ، تلوار دعا ہے

مجبور و تہی دست کی آہوں سے ڈرو تم
کاری ہے جو ہر وار سے ، وہ وار دعا ہے

لفظوں کے لبادے کی ضرورت نہیں اس کو
مظلوم کی اک آہ بھی شہکار دعا ہے

زد پہ اگر آجائے تو بچتا نہیں ظالم
ہاں زہر میں ڈوبی ہوئی تلوار دعا ہے

اک آن میں جو پھونک دے شاہوں کے نشیمن
وہ آگ ہے ، وہ سوزِ شرر بار دعا ہے

ہم ذرہِ ناچیز ہیں درماندہ و عاجز
ہر ایک قدم پر ہمیں درکار دعا ہے

طوفانِ بلا خیز میں لائی لبِ ساحل
ٹوٹی ہوئی ناؤ کا تو پتوار دعا ہے

جو امن کی حالت میں بھلائے نہ خدا کو
مشکل میں اسی شخص کی غمخوار دعا ہے

رونے کا درِ یار پہ ہے لُطف انوکھا
مومن کے لئے عیش ہے تہوار دعا ہے

دنیا میں جو رہ کر بھی سدا رُو بخدا ہو
اس عاشقِ صادق کی طرفدار دعا ہے

پوچھا کہ بتا قُرب کا آسان طریقہ
بے ساختہ بولا مرا دلدار دعا ہے

دستک ہے یہ پلکوں سے درِ یار پہ پیہم
جس اسم سے کھلتا ہے درِ یار دعا ہے

ہر ناز و ادا دلبر و محبوب کو زیبا
عاشق کی تو زیبائش و سنگھار دعا ہے

یہ عبد کا معبود سے اک رازِ نہاں ہے
کُھلتا نہیں جو غیر پہ اسرار دعا ہے

کرتی ہے یہ مسمار گھروندوں میں بسیرا
ٹوٹے ہوئے لوگوں کی طلب گار دعا ہے

مولا مرے پھیلے ہوئے ہاتھوں پہ نظر کر
کہدے نہ کوئی کاوشِ بے کار دعا ہے

جیون کا سفر دھوپ میں صحرا کا سفر ہے
ہر گام مگر ، سایۂ دیوار دعا ہے

دن کو تو سکھاتی ہے یہ خدمت کے قرینے
راتوں کو بھگوتی ہے جو رُخسار دعا ہے

یہ نفس کی ظلمت سے بچاتی ہے بشر کو
طالب کے لئے حاملِ انوار دعا ہے

رونا ہے یہ نوزائیدہ بچے کا بلک کر
بے چارگی و عجز کا اظہار دعا ہے

تسکین ہے یہ قرب کے پیاسوں کی ازل سے
شیریں و خُنک ، دودھ کی اک دھار دعا ہے

دامن میں بھرے رہتے ہیں پھل تازہ رسیلے
مومن کے لئے شاخِ ثمر دار دعا ہے

مہدی کو جو بخشا گیا اس دورِ جنوں میں
وہ دوست ، وہ ہمدرد ، وہ انصار ، دعا ہے

مہدی کے پسِ پردہ جلالت ہے خدا کی
اس عاشقِ مطلق کا تو پندار دعا ہے

کافر کو بھلا لذتِ گریہ کی خبر کیا
کہتا ہے کہ الفاظ کی تکرار دعا ہے

لب عقل کے تشنہ ہی نظر آئے ازل سے
قُلزم میں مگر عشق کے سرشار دعا ہے

جاری کرے گونگوں کی زبانوں پہ معارف
اندھوں کو عطا جس سے ہوں انوار دعا ہے

ولیوں کی کرامات و عجائب ہیں اسی سے
اعجازِ نبی، صورتِ اوتار دعا ہے

ناممکن و مشکل کو کرے ممکن و آساں
کر دے جو ہر اک راہ کو ہموار ، دعا ہے

بندے سے کرے بات گر اللہ تو الہام
بندے کی پر اللہ سے گفتار دعا ہے

مومن کے لئے سادہ و آسان ہے لیکن
ملحد کے لئے رازِ پُر اسرار دعا ہے

رونے کے قرینے اسے بھاتے ہیں ازل سے
اک اشکِ ندامت کی طلب گار دعا ہے

الفاظ کی ٹیں ٹیں نہیں مطلوب خدا کو
یہ فاسق و فاجر کی ریاکار دعا ہے

ہے کاہل و غافل کی دعا حرفِ تمسخر
بے سعی و عمل ، بے پر و بے کار ، دعا ہے

کرتا ہے ادا رسم کی صورت جو دعا کو
اس شخص سے تو آپ ہی بے زار دعا ہے

سوکھی ہوئی لکڑی کو جو سرسبز ہے کرتی
ششدر کرے جو عقل کو زنہار ، دعا ہے

تسبیح میں مشغول شجر اور حجر سب
پر غافل و ناداں کو گراں بار دعا ہے

مومن کے لئے آگ ہے اللہ سے دوری
عاشق کے لئے قُرب کا گلزار دعا ہے

بے حرفِ دعا ہم اُسے پہچان نہ پاتے
جس میں نظر آیا رُخِ دلدار دعا ہے

مایوس نہ ہو خوب کرو مجھ سے دعائیں
اللہ کا بندوں سے بھی اصرار دعا ہے

جس گھر میں دعاؤں کی سدا مُشک بسی ہو
اس گھر کی محافظ ہے مددگار دعا ہے

اک یار، اندھیرے میں بھی جو ساتھ نہ چھوڑے
ہاں مخلص و ہمدرد و وفادار دعا ہے

کافر کی طرف دار ہو جب ساری خدائی
اس وقت بھی مومن کی طرفدار دعا ہے

جب مومن و مشرک کی مقابل ہوں دعائیں
کرتی سدا مشرک کو سُبک سار دعا ہے

الفاظ کا چپنا نہیں یہ خشک لبوں سے
اک موت ہے بے شک رہِ دشوار دعا ہے

کیا کیا نہ ملا ہم کو دعاؤں کے سبب سے
بے شک و شُبہ ، معجزہ آثار دعا ہے

حاجت ہے دعا کی ہمیں تدبیر سے پہلے
تدبیر کو پھر کرتی ثمر بار دعا ہے

کُھلتا ہے درِ علم بھی کُنجی سے دعا کی
ہر معرفت و فکر کو درکار دعا ہے

کچھ دے کہ نہ دے ، یہ مرے مالک کا ادھیکار
میں بندہ بشر ، میرا ادھیکار دعا ہے

ہر نظم پہ کرتی ہوں ادا شُکر کا سجدہ
لکھواتی ہے عرشی سے جو اشعار دعا ہے

ارشاد عرشی ملک

بقیہ صفحہ 4

انگلیوں سے لقمہ اٹھاوے گا تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لقمہ لیتے وقت انگلیوں کے سروں پر پڑے گی اور انگلیاں ہی ہوں گی پس جب انسان کھانے کے بعد پانی سے پیر دھونے یا کپڑے سے پونچھنے کے بغیر انگلیوں کو چاٹ لے گا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اثر انسان کے معدہ میں بوساطت اس چکنائی کے جو انگلیوں پر چپکی ہوئی تھی پہنچے گا اور معدہ کے فعل یعنی ہضم میں تقویت دے گا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہوگا۔

(2) ایک ڈاکٹر نے ثابت کیا ہے کہ منہ کے لعاب اور انگلیوں کی جلد کے ملنے سے منہ کے لعاب میں ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ہاضمہ پر خاطر خواہ اثر ڈالتی ہے۔ اس نے اس بات کے ثبوت میں یہ بات پیش کی تھی کہ جو لوگ کانٹے چھری سے کھاتے ہیں ان کا کھانا بہ نسبت ان لوگوں کے جو انگلیوں سے کھاتے ہیں دیر میں ہضم ہوتا ہے اور جو لوگ انگلیاں منہ سے کم چھوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جو کھانے کے پیچھے انگلیاں چوستے ہیں کمزور معدہ والے ہوتے ہیں کیونکہ انگلیوں اور منہ کے لعاب کے ملنے سے معدہ میں ہضم کا فعل عمدہ طور سے انجام پذیر ہوتا ہے۔

(3) چونکہ چلنے پھرنے سے اور ورزش سے اور ریاضت سے اور اعضاء کے ہلانے سے معدہ اچھی طرح کام دیتا ہے اور برخلاف اس کے جو لوگ سیر کے عادی نہیں وہ ہمیشہ ہاضمہ کی شکایت کرتے ہی نظر آتے ہیں اس لئے ہاضمہ درست کرنے کے لئے ورزش ایک لابدی شرط ہے لیکن خورد سال بچے چلنا پھرنا تو کیا برسوں تک چار پائی سے اٹھ نہیں سکتے اور نہ ہی ورزش سالہا سال تک انہیں نصیب ہوتی ہے اس لئے خداوند کریم نے انہیں ہاضمہ کی درستی کے لئے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیوں کے چوسنے کا سہل نسخہ عطا فرمایا ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ بچے اکثر اوقات انگلیاں چوستے رہتے ہیں اور یہ بات ہاضمہ کے درست کرنے کے لئے ان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔

(4) جو بات کہ نیچر کے قانون کے مطابق بنی نوع انسان کے لئے مفید ہوتی ہے وہ خداوند کریم انسان کو عقل کے ذریعہ اور محنت اور تجربہ کے ذریعہ سے سکھاتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جو چیز حیوانات اور بہائم کے مفید مطلب ہوتی ہے وہ ان حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً دی جاتی ہے جیسے کہ تیرنا انسان کے لئے مفید ہے۔ مگر بغیر تجربہ اور محنت کے انسان سیکھ نہیں سکتا۔ لیکن بطخ کو بھی اس کی ضرورت ہے مگر اس کو فطرتاً اور خلقتاً عنایت کیا گیا ہے۔ یہ کہیں نہیں دیکھا گیا کہ بطخ کو تیرنے کے لئے تجربہ اور محنت کی ضرورت پڑی ہو۔ اسی طرح اور سینکڑوں مفید اشیاء ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہی کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کا مسئلہ ہے۔ انسان کو تو حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ بذریعہ وحی معلوم ہوا لیکن حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً عنایت کیا گیا۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ بلی جب کچھ کھاتی ہے تو دن بھر بیٹھ کر چاٹتی رہتی ہے۔ اسی طرح کتا بھی ہاتھ اور پنجے چاٹتا ہوا پایا گیا ہے۔ بلکہ تمام جانور یکساں طور پر اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور کھانے کے بعد کرتے ہیں اور صرف انگلیاں ہی چاٹتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوا کہ یہ فعل ہاضمہ کی ترقی کے لئے نہایت مفید ہے اور نہایت ہی مفید ہے۔ بلکہ لابدی ہے۔ اس لئے حیوانات لایعقل کو فطرتاً بتلایا گیا اور انسان کو وحیاً بتایا گیا۔ کیسا ہی پیارا رسول ہے جو ایسی مفید اور سہل الحصول علاج ہمیں بتا گیا۔

محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ کی خدمت خلق

مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ اپنی والدہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مولانا عبدالمالک خان صاحب کی یاد میں تحریر کرتی ہیں کہ:

جذبہ خدمت خلق آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کبھی کسی کو تکلیف میں دیکھ لیتیں یا کسی کا دکھ سن لیتیں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتیں جب تک اس کی مدد نہ کر لیتیں۔ بچپن میں میں نے دیکھا کہ ان کا معمول تھا کہ مہینہ میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ سے بہت سارا کھانا پکاتیں اور غرباء کی بستی میں تقسیم کروا دیتیں۔ اسی طرح کبھی کسی مستحق کو کپڑے سی کر دے دیتیں۔ ایک دفعہ ہمارے پڑوس کی ایک غریب بچی کے پاس عید پر پہننے کے نئے کپڑے نہ تھے۔ امی اس کے لئے بازار سے کپڑا لائیں حالانکہ پیسوں کی کمی تھی اور اس کا جوڑا سی کر ساتھ چوڑیاں لگا کر اس کو چاند رات کو دیا۔ بیماروں کی عیادت کرتیں۔ کبھی کبھی ان کے لئے کچھ پکا کر پرہیزی کھانا بھجواتیں۔ غرض ضرورت مندوں کی ہر ممکن مدد کرنا اپنا فرض سمجھتیں۔

(روزنامہ الفضل 9 مارچ 2011ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم نعمان احمد رحیم صاحب معلم وقف جدید شیر گڑھ ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

المحمود پرائمری معلم سکول شیر گڑھ ضلع لیہ میں تعلیم القرآن کلاس سے استفادہ کرتے ہوئے عبدالعزیز ابن مکرم گلزار حسین صاحب، فہد احمد ابن محمد اصغر صاحب اور سلمہ ظفر بنت مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان بچوں کی تقریب آمین مورخہ 28/اپریل 2012ء کو بیت الناصر شیر گڑھ میں ہوئی۔ مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا۔ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی۔ آخر پر مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم سید عبدالرحمٰن احمد صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم سید عبدالشکور ظفر صاحب مورخہ 29/اپریل 2012ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ان کی عمر 74 سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ 30/اپریل کو بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ تمام چندہ جات کی ادائیگی بروقت کرتے تھے۔ خدمت خلق کرنے کا بہت شوق تھا۔ اپنے تمام کام خود ہی کرتے تھے۔ ہمیشہ صبر کا دامن تھامے رکھا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا خاکسار اور ایک بیٹی مکرمہ سیدہ امۃ الشکور ناہید صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

❁ مکرم عبداللہ جاوید صاحب نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی وردہ جاوید نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماڈرن کالج میں بی کام میں 1054 نمبر لے کر پہلی پوزیشن حاصل کی اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے لیپ ٹاپ کی حقدار ٹھہریں۔ اب میری بیٹی پنجاب یونیورسٹی میں M.Com میں زیر تعلیم ہیں اور اپنے پہلے سمسٹر میں نمایاں CGPA لے کر کامیاب ٹھہریں۔ موصوفہ اپنے والد کی طرف سے شیخ قدرت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور والدہ مکرمہ ظل ہما جاوید صاحبہ کی طرف سے خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے نیز دین و دنیا کی فلاح اور تعلیمی میدان میں مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار سولہ سال قبل بیت المہدی میں ہونے والے بم دھماکہ میں شدید زخمی ہوا تھا اس وقت سے صحت بدستور علیل چلی آ رہی ہے۔ اسی طرح میری اہلیہ صاحبہ بھی بلڈ پریشر کے عارضہ کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں۔

نیز میرا بیٹا عبدالودود آسٹریلیا میں کمر درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے تینوں کی کامل صحتیابی اور بیٹے کو روزگار ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ رسید بکس

❁ مکرم شفیق احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ نارتھ کراچی نے اطلاع دی ہے کہ دو عدد رسید بکس کہیں گر گئی ہیں۔ رسید بک نمبر 2316 رسید نمبر 54 تک استعمال شدہ ہے اور رسید بک نمبر 2317 رسید نمبر 85 تک استعمال شدہ ہے۔ اور روزنامچہ پر اندراج ہوا ہے اور آڈٹ بھی ہو چکا ہے۔ براہ کرم ان رسید بکس پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ جس کسی کو ملیں دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان اطلاع دیں۔ شکریہ

(قائد مال انصار اللہ پاکستان)

مستحق طلبہ کی امداد

❁ جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ’’امداد طلبہ‘‘ کے نام سے قائم ہے۔ یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس

3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات

5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ’’امداد طلبہ‘‘ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

درخواست دعا

❁ مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ فیکٹری ایریا سلام ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ صالحہ خالد صاحبہ جرمنی میں بیمار ہیں۔ سانس میں دشواری ہے کھانسی بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کو لمبی صحت والی زندگی دے اور پریشانیوں سے بچائے رکھے۔ آمین

تعارف

خاندانی حالات اور سوانح عمری

تحریر: مولوی احسان الٰہی صاحب واقف زندگی
صفحات: 184

یہ خاندانی حالات اور سوانح عمری مکرم احسان الٰہی صاحب واقف زندگی حال لندن نے رقم کئے ہیں جس میں اپنے خاندان کا تعارف اور بعض دلچسپ اور دعوت الی اللہ کے واقعات بھی شامل کر دیئے ہیں۔ ان کے والد حضرت مولوی رحمت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے 1902ء میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ آپ کی ساری زندگی دعوت الی اللہ میں گزری۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب بھیرو چیچی گاؤں کے پہلے شخص تھے جنہوں نے بیعت کی تھی۔ آپ کی دعوت الی اللہ اور اثر و رسوخ کی وجہ سے نواحی دیہات میں متعدد جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ 1906ء میں ہجرت کر کے اپنے گاؤں سے قادیان ہجرت کر آئے اور حضرت مسیح موعود نے آپ کو بہشتی مقبرہ کا پہلا مالی مقرر فرمایا۔

مصنف کتاب ہذا اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ میری زندگی کا ایک کثیر حصہ تعلیم میں ہی گزرا۔ پہلے میٹرک کیا پھر جامعہ احمدیہ پاس کیا پھر 1958ء سے فیلڈ میں مختلف جماعتوں میں بطور معلم کے کام سرانجام دیتا رہا۔ پھر دفتر وقف جدید ربوہ میں نئے آنے والی کلاسوں پر بطور نگران کے ڈیوٹی لگ گئی اور ان نئے معلم بننے والوں کو عربی کی تعلیم دیتا رہا۔ یہ سلسلہ اکتوبر 1999ء تک جاری رہا۔ میرے والد صاحب 9 جون 1957ء کو بعمر 90 سال انتقال کر گئے۔ آپ ناصر آباد سندھ میں فوت ہوئے۔

مصنف نے اس کتاب میں اپنے والد صاحب بھائی اور خاندان کے دیگر افراد کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ دلچسپ اور دعوت الی اللہ سے بھرپور واقعات شامل کر کے اس کتاب کی دلچسپی اور اہمیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ ایسی ہی کتابیں مختلف خاندانوں کے حالات پر جہاں روشنی ڈالتی ہیں وہاں تاریخ احمدیت کے روشن ابواب بھی رقم کرتی ہیں۔

(ایف۔شمس)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عجائبات عالم

ناؤرو

دنیا کا سب سے چھوٹا جزیرہ

اور چھوٹی جمہوریہ

ناؤرو آسٹریلیا کے شمال مشرق میں بحرالکاہل میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ یہ بحرالکاہل میں واقع خط استواء سے 26 میل جنوب کی طرف ایک ہی جزیرہ ہے۔ اس کا محیط 12 میل، لمبائی 4 میل اور چوڑائی 3 میل ہے۔ یہ ایک اونچا مرجانی اور بیضوی شکل کا جزیرہ ہے۔ یہ نہایت زرخیز، سرسبز خوبصورت مناظر اور چکنی مٹی سے بنا ہے۔

ناؤرو جزیرے کو 1798ء میں ایک جہاز راں کیپٹن جان فیرن نے دریافت کیا اور اسے پلیزنٹ آئی لینڈ کا نام دیا۔ 1881ء میں اس جزیرے پر جرمنوں نے قبضہ کرلیا اور اسے ناؤرو (Naoero) کا نام دیا۔ جرمنوں نے یہاں فاسفیٹ کی کانیں دریافت کیں۔ اس کے بعد یہ جزیرہ 87 سال تک آسٹریلیا، برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے قبضے میں رہا۔ 31 جنوری 1968ء کو یہ جزیرہ آزاد ہوکر دنیا کی سب سے چھوٹی جمہوریہ بن گیا۔

2004ء کے ایک جائزے کے مطابق دنیا کی سب سے چھوٹی جمہوریہ ناؤرو فی کس آمدنی کے لحاظ سے دنیا کا امیر ترین ملک تھا۔ اس کی فی کس آمدنی امریکہ، جاپان، کویت، متحدہ عرب امارات اور قطر سے زیادہ ہے۔ اس کی کل آبادی 10 ہزار افراد ہے۔ یہاں فاسفیٹ، فاسفورک ایسڈ کا نمک ہوتا ہے جس سے کھاد، چینی کے برتن اور شیشہ وغیرہ بنایا جاتا ہے۔ ناؤرو کی حکومت کو اس سے ہر سال کروڑوں ڈالر کی آمدن ہوتی ہے۔ لاکھوں کروڑوں سال پہلے سمندری جاندار اس جزیرے میں دفن ہوتے رہے جن کی باقیات کی وجہ سے فاسفورس بنی۔

ناؤرو کے شہریوں پر کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔ انہیں مفت طبی امداد، تعلیم، ٹرانسپورٹ اور ٹیلی فون کی سہولتیں میسر ہیں۔ ملک کا کوئی شہری جب شادی کرتا ہے تو اسے مفت گھر ملتا ہے۔ اگرچہ پورے جزیرے کا چکر صرف 20 منٹ میں لگایا جاسکتا ہے پھر بھی ایک خاندان کے پاس تین تین چار چار گاڑیاں ہیں۔ اتنی امارت کے باوجود یہاں کے لوگ سادگی پسند ہیں اور فرش پر چٹائیوں پر سوتے ہیں۔

جزیرے پر دس قبائل آباد ہیں ہر ایک کے رسم و رواج علیحدہ ہیں۔ کسی ایک قبیلہ کا فرد کسی دوسرے قبیلے کے رسم ورواج پر عمل نہیں کرتا۔ لوگ انتہائی خوش مزاج اور سخی ہیں۔ یہاں کی حکومت مستقبل سے باخبر ہے کہ فاسفیٹ کے ذخائر نے بالآخر ختم ہوجانا ہے اسی لئے ناؤرو کی حکومت نے آسٹریلیا کی 52 منزلہ عمارت سمیت دنیا بھر میں جائیدادیں اور کاروبار قائم کر رکھے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ کی طرح ٹیکس فری ریاست ہونے کی وجہ سے یہ ملک دنیا بھر کے سرمایہ داروں کیلئے جنت ہے۔ اس وقت ناؤرو کی فی کس آمدن 5 لاکھ امریکن ڈالر تقریباً (3 کروڑ روپے) ہے۔ صدر جمہوریہ کا سربراہ مملکت، سربراہ حکومت، مسلح افواج کا کمانڈر انچیف اور تمام انتظامی اختیارات کا مالک ہے۔ ملک میں صرف ایک سیاسی جماعت "ڈیموکریٹک پارٹی آف ناؤرو" (DPN) کا وجود ہے۔ 2003ء میں ناؤرو میں صرف چین کا سفارت خانہ موجود تھا۔

خبریں

غیر اعلانیہ اور بدترین لوڈ شیڈنگ

ربوہ سمیت پنجاب بھر میں غیر اعلانیہ اور بدترین لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بدستور جاری۔ پنجاب کے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہروں کے دوران شاہراہیں بلاک کردی گئیں۔ گرمی بڑھتے ہی شارٹ فال 7 ہزار میگا واٹ سے تجاوز کر گیا۔ شدید گرمی، بدترین لوڈشیڈنگ اور مچھروں کی وجہ سے عوام کو نہ دن میں چین ہے اور نہ ہی رات کو سکون کی نیند میسر ہے۔

شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کا فیصلہ

پاک فوج نے شمالی وزیرستان میں شدت پسندوں کے خلاف آپریشن کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ آرمی چیف نے صدر پاکستان سے بھی اس حوالے سے مشاورت کی اور انہیں اعتماد میں لیا آئندہ چند دنوں میں کسی وقت بھی آپریشن شروع ہوسکتا ہے۔

نیشنل فرنٹ ن لیگ میں ضم

سندھ نیشنل فرنٹ کے سربراہ ممتاز بھٹو نے اپنی جماعت کو مسلم لیگ ن میں ضم کرنے کا اعلان کردیا۔ جبکہ ن لیگ کے قائد نے کہا ہے کہ پاکستان بچانے کے لئے ممتاز بھٹو کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

جولائی سے ستمبر میں سیلاب کا خطرہ

نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے خبردار کیا ہے کہ اس سال بھی جولائی سے ستمبر تک برسنے والے بادل سیلاب کی صورت میں تباہی مچاسکتے ہیں۔ چیئرمین این ڈی ایم اے ظفر قادر کا کہنا ہے کہ سندھ کے زیریں علاقے زیادہ خطرے کے دہانے پر ہیں۔ صوبوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وہ سیلاب کے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لئے تیار ہوجائیں اور فنڈز مختص کرلیں۔

بھارتی وزیر دفاع نے دفاعی بجٹ میں 39 ارب ڈالر اضافے کا مطالبہ کردیا

بھارت کا جنگی جنون ختم نہیں ہوا۔ بھارتی وزیر دفاع اے کے انتھونی نے کہا ہے کہ چین اور پاکستان کی جانب سے بڑھتے خطرات کی وجہ سے دفاعی بجٹ میں مزید 39 ارب ڈالر کا اضافہ کیا جانا چاہئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 مئی

طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:57

درخواست دعا

مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ عذرا تبسم صاحبہ کا گائنی کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیابی سے ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

ڈینگی مچھر کا خاتمہ بذریعہ امپورٹڈ کیمیکل
ڈیمک
آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
160-A, Model Town, N-Block, L.D.A Flats Lahore.
042-35203060
0333-4132950
0301-4944973

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
25۔بیسمنٹ القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس
0345 / 0321 / 4866677
0333-6708024, 042-37418584